

غیرت نے زبان پنڈ کر دی۔ "میرا" کہہ دینے میں کام بنتا تھا کوئی امر مانع نہ تھا۔ لیکن بدترین گناہ کی جو سزا دُنیا دے سکتی ہے اس کے ملنے کا پورا خوف تھا۔ آپ کا "کہہ دینے میں کام بگدتا تھا۔ جبیچی جتنا لی بازی ہاتھ سے جاتی تھی۔ لیکن بہتریں فعل کے لئے دُنیا جو انعام دے سکتی ہے۔ اس کے ملنے کی امید کامل تھی۔ اس امید نے خوف کو دبایا اُنہیں ایسا معلوم ہوا۔ گویا الشبور نے اُنہیں سرخود بننے کا یہ آخری موقع دیا ہے۔ میں اب بھی اپنے ایمان کو بچا سکتا ہوں۔ اب سبی دُنیا کی نکا ہوں میں عزت پاسکتا ہوں اُنہوں نے آگے پڑھ کر بجان کنور کو سلام کیا۔ اور کاپنچی ہوئی آواز سے بوئے ید آپ کا! فتح حق کا ایک نعرہ بلند کروہ میں گونجتا ہوا عالم بالاتک جا پہنچا۔ بحث نے کھڑے ہو کر کہا "یہ تافون کا فیصلہ نہیں ایمان کا کا فیصلہ ہے۔"

داستان ختم ہو گئی۔ داستان نہیں امر واقعہ ہے۔ فریقیناً اب بھی شاید بقید حیات ہیں۔ ست تراں لال سے جتنے ہی لوگ شاکی تھے اتنے ہی اب ان کے ملاج ہو گئے۔ انسانی تافون پر خلاٰ تافون نے بوشاندار فتح پائی تھی۔ اس کے شہر میں مہینوں چرچے ہوتے رہے۔ بجان کنور ست تراں لال کے گھر گئی۔ اُنہیں مناکر لائی پھر اپنا سارا کاروبار ان کے ہاتھ میں سوپنا۔ اور کچھ دنوں میں وہی موضع منتشری جی کے نام ہبہ کر دیا۔ منتشری جی نے بھی

اس کو اپنے تصرف میں لانا مناسب نہ سمجھا۔ کرشن گرپن کر
دیا اب اس کی آمدی محتاج اور بیکیسوں اور مسکین طلباء کی
امداد میں صرف ہوتی ہے۔ ۹
